درسِ نظامی • دورۂ اصولِ فقہ (درجہ سابعہ)

التوضیح لصدر الشریعةؒ: درسی خلاصہ و کلیدی اصولی نوٹس

بحث: دفعِ عللِ طردیہ کے ۴ مناہج، طہارتِ وضوء کی معقولیت، فنِ انتقال و مناظرۂ ابراہیمیؑ، اور استصحابِ حال

۱. العلة الطردية اور العلة المؤثرة میں فرق:

علتِ مؤثرہ وہ ہے جس کی تاثیر شریعت سے ثابت ہو (جیسے شراب میں اسکار)۔ علتِ طردیہ وہ ہے جو صرف اتفاقی ہمراہی (دوران) سے ثابت ہو تاثیر کے بغیر۔ احناف کے نزدیک «الطرد باطل» ہے اور محض دوران سے قیاس نہیں بنتا۔

۲. دفعِ طرد کے ۴ مناہجِ قاطع:

- **القول بموجب العلة:** معلل کے تقاضے کو مان کر بھی اپنا دعویٰ محفوظ رکھنا (مسحِ سر میں استیعاب کو تثلیث کے درجے میں تسلیم کرنا)۔
- **الممانعة:** وصف یا حکم کا انکار (کفارہ صوم جماع پر نہیں فطر پر ہے)۔
- **فساد الوضع:** علت کو مصلحت کے الٹ بنانا (اسلام کو زوجین کی فرقت کا سبب بنانا باطل ہے)۔
- **المناقضة:** طردی علت کو کسی دوسری شرعی نظیر سے توڑ کر معلل کو مؤثرہ کی پناہ لینے پر مجبور کرنا (وضو میں نیت کی شرط کو طہارتِ خبث سے توڑنا)۔

۳. فنِ انتقال اور مناظرۂ سیدنا ابراهیم خلیل الله علیہ السلام:

مناظرے میں بغیر دلیل مکمل کیے دوسری بات پر جانا عجز ہے، مگر حضرت ابراہیمؑ کا نمرود کے سامنے ﴿رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ﴾ سے ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ﴾ کی طرف جانا عجز نہیں تھا بلکہ نمرود کے سستے عوامی مغالطے کو کاٹ کر خصم کو سرعام ہکا بکا و لاجواب کرنا تھا («فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ»)!

۴. قاعدہ: «الاستصحاب حجة للدفع لا للإثبات»:

شوافع کے نزدیک استصحاب اثبات اور دفع دونوں کی حجت ہے۔ احناف کے نزدیک استصحاب صرف حق کے تحفظ اور دفع کی حجت بنتا ہے، کسی دوسرے پر نیا حق جمانے کی نہیں۔

- **مفقود الخبر شخص:** اپنے مال میں زندہ رہے گا (دفع)، دوسروں کی وراثت میں میت مانا جائے گا (اثبات کی نفی)۔
- **الصلح على الإنكار:** ہمارے نزدیک صحیح ہے کیونکہ مدعا علیہ نے مال دے کر تہمت دفع کی ہے۔